



سوال

(239) قرعہ اندازی میں انعامی پلاٹ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پھول نگر سے خورشیدہ بی بی سوال کرتی ہیں۔ کہ میرے دو بیٹے ہیں۔ اور مجھے برائے قرعہ اندازی حکومت کی طرف سے ایک پلاٹ الاٹ ہوا۔ جس کی قیمت اس کی تعمیر پر اٹھنے والے جملہ اخراجات میرے بڑے بیٹے اور چھوٹی بیٹی نے برداشت کیے اب میرا چھوٹا بھائی فوت ہو چکا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مذکورہ پلاٹ جس کی پرچی میرے نام ہے۔ لپنے مرحوم بھائی کی اولاد کو دے دوں۔ میرا بڑا بیٹا بھی ان کے حق میں دستبردار ہونے کو تیار ہے۔ کیا میں شرعی طور پر وہ مکان لپنے قیمتی بھتیجیوں کو دے سکتی ہوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ صورت مسئلہ میں پلاٹ میں تعمیر شدہ مکان کا مالک وہی ہے۔ جس کو حکومت نے الاٹ کیا ہے اگر کسی دوسرے نے اس کی قیمت ادا کی ہے۔ اور اس کی تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات برداشت کیے ہیں۔ تو ایسا کرنے سے کوئی دوسرا اس کا مالک نہیں بن سکے گا۔ اسے حسن سلوک ایثار اور ہمدردی کا نام تو دیا جاسکتا ہے۔ لیکن انتقال ملکیت کی وجہ نہیں بن سکتا۔ اس کی وضاحت کے بعد بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں خود مختار بنا کر بھیجا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شریعت کی حدود میں بستے ہوئے اللہ کی نعمتوں کو جس طرح چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ مال وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اس میں بھی تصرف کرنے کا اسے پورا پورا حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ "ہر مالک اپنے مال میں تصرف کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ وہ اس حق کو جیسے چاہے استعمال کر سکتا ہے۔" (بیہقی: 178)

لیکن اس تصرف کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے:

یہ تصرف کسی ناجائز اور حرام کام کے لئے نہ ہو۔

جائز تصرف کرتے وقت کسی شرعی وارث کو محروم کرنا مقصود نہ ہو۔

اگر یہ تصرف بطور ہبہ اولاد کے لئے ہے۔ تو زینہ اور مادینہ اولاد کے ساتھ مساویانہ سلوک پر مبنی ہو۔

اگر یہ تصرف بطور وصیت عمل میں آئے تو کل جائیداد کے 3/1 سے یہ تصرف زائد نہیں ہونا چاہیے۔ اور نہ ہی کسی شرعی وارث کے لئے وصیت کی گئی ہو۔ ان مذکورہ شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے سالانہ اپنی زندگی میں بقائمی ہوش و حواس مذکورہ کان لپنے مرحوم بھائی کی اولاد کو دے سکتی ہے تاہم آئندہ پیدا ہونے والی کشیدگی کے پیش نظر لپنے چھوٹے بیٹے کو بھی



اعتماد میں لے لیا جائے تاکہ باہمی اختلاف و ناچاقی کے تمام رستے مسدود ہو جائیں اور یہ نیکی کا کام بخیر و خوبی سرانجام پاسکے۔

ہذا ما عنہمی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 269